محمد حنیف ساجد (متعلم دارالعلوم دینیہ، پتوکی)

امام تدبر و سیاست، فاتح عرب و عجم کاتب وحی
سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہم

حضرت ابوسفیان کے گھر میں ایک بچہ پیدا ہوتا ہے۔ کس کو معلوم تھا کہ یہ ہونہار بچہ تاریخِ اسلام میں عظیم ابواب کا اضافہ کرے گا۔ تمام قبیلہ کے افراد فرحاں وشاداں ہیں۔ عام لوگ اس بچہ کے مستقبل کے حوالہ سے قیاس آرائیاں کر رہے تھے۔ کہ ایک سردار کے گھر میں پیدا ہوا ہے تو سردار ہی بنے گا۔ لیکن کسی کو یہ معلوم نہ تھا کہ اس پر اسلامی تاریخ رشک کریگی۔ اس کے کمالات اور فتوحات کو دیکھ کر زمانہ ششدر رہ جائیگا۔ اس کے قدموں کے نیچے یورپ کا فرانس آئے گا۔ کسی کو خبر نہ تھی کہ یہ بچہ قیساریہ اور قبرص کو جوتے کی نوک پر رکھ کر اڑائیگا۔ کس کو اندازہ تھا کہ اس بچے کے قدموں کے نیچے افغانستان اور روس کے فلک بوس پہاڑ اور علاقے آئیں گے۔ اور جس کے حکم سے اسلامی بحری بیڑہ ترکستان۔ کابل۔ شمساط۔ بیروت۔ عرقہ اور جزیرۂ سسلی کو فتح کر کے اسلام کے زیر نگیں لے آئے گا۔

تاریخِ اسلام میں سب سے پہلے بحری بیڑہ ایجاد کر کے اس کے ذریعے کفار کے خلاف جہاد کرے گا جس سے کفار کی نیندیں حرام ہو جائینگی اور آئمۃ الکفر کو چار شانوں ایسا چت کریگا کہ پھر کبھی مقابلہ کے لئے تیار نہ ہوں گے۔ اوران کی آئندہ نسلیں بھی اس کا نام سن کر لرزہ براندام ہو جائیں گی۔

ہاں یہی وہ بچہ ہے جس نے جوان ہو کر روم کے بادشاہ کو "کتا" کہہ کر خطاب کیا۔ جس کی قیادت پر اسلام اور اہل اسلام ناز کرتے ہیں۔ جس نے کفر وارتداد اور رفض و بدعات کے محلات میں سراسیمگی پیدا کر دی۔ جس نے ۶۴ لاکھ ۶۵ ہزار مربع میل کرۂ ارض پر اسلامی پرچم لہرایا۔ جس نے نصف صدی پورے عالم اسلام پر حکومت کر کے بے مثال انصاف، خوف خدا اور عشقِ رسول ﷺ کی مثال قائم کی۔

جس نے بڑے بڑے اخلاقی مجرموں کو سزا دینے کے لئے خصوصی پولیس (سی آئی اے سٹاف) کی بنیاد رکھی۔

جس نے دس بڑی بڑی سلطنتوں کے ۵۴۰۰۰ ہزار علاقوں پر اسلامی پرچم لہرایا سرمائی اور گرمائی افواج کی تشکیل کی۔

سب سے پہلے مسجدوں کے مینار تعمیر کئے۔

۲۷ھ میں قبرص پر لشکر کشی کی۔

جسے تاریخ اسلام، صحابیٔ رسول ﷺ، کاتب وحی، امام تدبر و سیاست، فاتح عرب و عجم رازدانِ رسول ﷺ کہتی ہے۔

ولادت:

آپ کی ولات بعثت نبوی سے پانچ سال قبل ہوئی۔ (الاصابہ ۱۲۱۴ھ ج ۳)

کنیت: آپ کی کنیت ابوعبدالرحمن تھی۔

تربیت:

ماں باپ نے آپ کی تربیت خاص طور پر کی اور مختلف علوم و فنون سے آپ کو آراستہ کیا۔ اور اس دور میں جبکہ لکھنے پڑھنے کا رواج بالکل نہ تھا اور عالم عرب پر جہالت کی گھٹا ٹوپ تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ آپ کا شمار ان چند گنے چنے لوگوں میں ہونے لگا جو علم و فن سے آراستہ تھے اور لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔

قبول اسلام:

مشہور مؤرخ محمد بن سعد "طبقات" میں رقم طراز ہیں۔ حضرت امیر معاویہ فرمایا کرتے تھے "میں عمرۃ القضاء سے پہلے ہی اسلام لے آیا تھا مگر مدینہ جانے سے ڈرتا تھا کیونکہ میری والدہ اس کے خلاف تھیں۔ تاہم ظاہری طور پر فتح مکہ کے موقع پر اپنے والد کے ہمراہ اسلام لانے کا اعلان کیا۔" یہی وجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ بدر، احد، خندق میں آپ کفار کی جانب سے کسی لڑائی میں شریک نہ ہوئے۔ حالانکہ آپ اس وقت جوان تھے اور آپ کے والد ابوسفیان سپہ سالار کی حیثیت سے شریک ہو رہے تھے۔ ان باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابتداء ہی سے اسلام کی روشنی آپ کے دل کو منور کر چکی تھی۔ بالآخر کئی سال پہلے پیدا ہونے والی روشنی صبح فتح مکہ میں فروزاں ہو گئی اور ان کرنوں سے عرب تو کیا عجم کے ہزاروں خطے جگمگا اٹھے۔

کاتب وحی:

نبی اکرم ﷺ کے تیرہ کاتب تھے۔ ان میں سب سے زیادہ کام حضرت امیر معاویہ کیا کرتے تھے۔

نبی اکرم ﷺ نے غیر مسلم بادشاہوں اور سرداروں کو ایک سو پینسٹھ خطوط لکھے اور ۱۶۵ خطوط میں سے ایک سو تیس خطوط کی کتابت حضرت امیر معاویہ نے کی تھی۔ غیر مسلم بادشاہوں کو تمام خطوط جو رسول اللہ ﷺ کی مہر سے مدینہ سے نکلے وہ تمام حضرت امیر معاویہ نے لکھے تھے۔

حلم:

حضرت امیر معاویہ کی سب سے بڑی خوبی حلم اور برد باری ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "احلم امتی اجودھا معاویہ۔

معاویہ میری امت میں سب سے زیادہ صاحبِ حلم، برد بار اور جود و سخا کے حامل ہیں۔

سادگی:

آپ کی طبیعت میں بہت سادگی اور تواضع تھی۔ جاہ پسندی اور تکبر کو بالکل پسند نہیں کرتے تھے۔

علامہ ابن کثیر نے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ آپ کسی مجمع میں تشریف لے گئے۔ آپ کے جانے پر لوگ تعظیماً کھڑے ہوگئے۔ آپ نے اس فعل کو خلافِ سنّت خیال کرتے ہوئے لوگوں کو سختی سے منع کیا اور فرمایا کہ "میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ

"من احب ان یتمثل لہ الرجال قیاماً فلیتبو امقعدہ من النار"

جو آدمی یہ پسند کرتا ہے کہ لوگ تعظیماً اس کے لئے کھڑے ہوں وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے (البدایہ والنہایہ ص۱۲٦ جلد نمبر۸)۔

آپ کے لباس کو کئی پیوند لگے ہوتے تھے۔ امام احمد بن حنبل نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ علی بن ابی جملہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ:

رائیت معاویۃ علی المنبر بدمشق یخطب الناس وعلیہ ثوب مرقوع

کہ میں نے معاویہ بن ابی سفیان کو دمشق میں منبر پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا آپ نے پیوند لگے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔

قیام عدل:

آپ کے قیام عدل کے بارے میں علامہ ذہبی کے یہی ریمارکس کافی ہیں

وفضائل معاویہ فی الحسن السیرۃ والعدل والاحسان کثیرۃ

معاویہ کی حسن سیرت اور عدل کے بارے میں فضائل بہت زیادہ ہیں (المنتقی ذہبی ص ۳۸۸)

خدمت نبوی ﷺ:

جب تک نبی اکرم ﷺ کی وفات نہ ہوئی تب تک حضرت امیر معاویہ خدمت سے جدا نہ ہوئے۔ ہر وقت خدمت کا موقع تلاش کرتے رہتے۔ نبی اکرم ﷺ آپ کی خدمت اور بے لوث محبت سے اتنا خوش تھے کہ بعض خدمات آپ کے سپرد فرمادیں جن میں سے ایک مہمانوں کی خاطر مدارت اور ان کے قیام وطعام کا انتظام آپ کے ذمہ تھا۔

فتوحات امیر معاویہؓ:

رسول اکرم ﷺ کی رحلت کے بعد عہد صدیقی میں منافقین اور مرتدین نے نہایت خطرناک صورت اختیار کرلی تو حضرت امیر معاویہ نے حضرت خالد بن ولید کی قیادت میں وہ جوہر دکھائے کہ منافقین کے چھکے چھوٹ گئے۔

فتح قیساریہ:

۱۸ھ میں جب حضرت ابوعبیدہ کا انتقال ہوگیا تو شام کی گورنری حضرت یزید بن ابی سفیان کے

سپرد ہوئی اور پیغام ملا کہ قیساریہ پر یلغار کریں۔ قیساریہ بحیرۂ روم کے ساحل پر بڑا عظیم الشان شہر ہے۔ اس کی عظمت کا اندازہ لگانے کے لئے یہ کافی ہے کہ اس شہر میں ایک لاکھ آدمی رات کو پہرہ دیا کرتے تھے۔ اور اس میں تین سو بازار تھے۔ حضرت معاویہ بن ابی سفیان پندرہ ہزار کا لشکر لے کر میدان میں آئے، تو ان کے مقابلے میں ایک لاکھ کا ٹڈی دل لشکر پہلے سے خیمہ زن تھا۔ خون ریز جنگ کے بعد حضرت امیر معاویہؓ نے انہیں ذلت آمیز شکست دی۔

فتح عسقلان:

۱۸ھ میں جب حضرت یزید بن ابی سفیان کا انتقال ہو گیا تو حضرت عمر فاروق نے حضرت امیر معاویہ کو حاکم شام مقرر کیا۔ چنانچہ حضرت امیر معاویہ نے عسقلان پر حملہ کیا اور عسقلان کو فتح کرنے کے بعد ۲۵ھ میں رومیوں کو پسپا کرتے ہوئے عموریہ تک پہنچ گئے۔

فتح قبرص:

اسلامی بحری بیڑہ تیار ہونے کے بعد پہلا حملہ قبرص (سائپرس) پہ ہوا حضرت امیر معاویہؓ نے ۲۸ھ میں قبرص پر لشکر کشی کی اور رومیوں کو عبرت ناک شکست دی۔

فتح افریقہ:

افریقہ کو سب سے پہلے حضرت ابو عبداللہ بن سعد نے فتح کیا۔ لیکن ہرقل نے بطریق کے ذریعہ افریقہ کے لوگوں کو تنگ کرنا شروع کر دیا تو انہوں نے حضرت امیر معاویہ کو شکایت کی۔ چنانچہ حضرت امیر معاویہؓ نے معاویہ بن خدیج کو ایک لشکر جرار کے ساتھ روانہ کیا۔ اور انہوں نے قمونیہ میں پڑاؤ ڈالا۔ بطریق نے معاویہ بن خدیج کے مقابلے میں ۳۰۰۰۰ ہزار جنگجو بھیجے۔ گھمسان کی جنگ ہوئی اور رومیوں کو شکست ہوئی۔ اس طرح مسلمانوں نے قلعہ جلولا کا محاصرہ کر لیا۔ اور افریقہ فتح ہو گیا۔

روڈس اور ارواڈ کی فتوحات:

قسطنطنیہ کے بعد حضرت امیر معاویہ کے بحری لشکر نے جزیرۂ روڈس کی طرف پیش قدمی کی۔ ۵۳ھ میں مشہور ماہر جنگ حضرت جنادہ بن امیہ روڈس پر حملہ آور ہوئے اور اس کو فتح کیا۔ روڈس کو فتح کرنے کے بعد مسلمانوں نے جزیرۂ ارواڈ کا رخ کیا اور اسے بھی فتح کیا۔ یہاں مسلمانوں نے ایک بستی بسائی جو تاریخ میں بڑی اہمیت رکھتی ہے۔

کابل و ترکستان کی فتوحات:

بغاوتوں کی مکمل پامالی کے بعد ابن عامر کو کابل کی طرف روانہ کیا چنانچہ ابن عامر نے مشہور قلعہ ذرانی کو فتح کیا۔ اور ملغارستان کو بھی زیر نگین کیا۔ کابل سے فراغت کے بعد ترکستان کی طرف بڑھے اور لشکر کا سردار

حضرت عثمان کے فرزند حضرت سعید کو مقرر کیا جو قلعہ جیحون کو روندتے ہوئے قبق تک پہنچے اور بخارا کے میدان میں ایک لاکھ بیس ہزار ترکوں کو عبرتناک شکست دی۔

ہندوستان پر لشکر کشی:

حضرت عثمان کے دور میں سندھ پر حملہ ہو چکا تھا لیکن مکمل حملہ ۴۴ھ میں ایک مجاہد حضرت مہلب بن ابی صفرہ کے ہاتھوں ہوا۔ یہ بہادر سپہ سالار ملتان اور کابل سے ہوتا ہوا کاغان تک پہنچا اور ان علاقوں کو فتح کیا۔ اس وقت حضرت امیر معاویہ کی حکومت غرب میں قیروان اور شرق میں سندھ تک پہنچ چکی تھی۔ اس زمانہ میں عبادہ بن زیاد سجستان کے راستے سے ہندوستان کی طرف بڑھے اور قندھار خصندار کو فتح کیا۔

چودہ سو سالہ اسلامی تاریخ میں پرتگال سے لیکر چین تک پھیلی ہوئی وسیع و عریض حکومت جو ۶۴ لاکھ ۶۵ ہزار مربع میل کو محیط تھی قریباً بیس سال تک صرف حضرت امیر معاویہ کے دور میں قائم ہوئی۔

وفات:

اسلام کے یہ فرزند جلیل ۱۹ سال تین ماہ حکومت کرنے کے بعد ۲۲ رجب ۶۰ھ میں مرض موت میں مبتلا ہوئے اور اس دارِ فانی سے رخصت ہو گئے۔ رضی اللہ عنہ۔

اسلامی تاریخ میں حضرت امیر معاویہ واحد، مدبر، منتظم اعلیٰ صفات کے حامل حکمران ہیں کہ جنہوں نے اسلامی فتوحات کا دائرہ بلادِ عرب و عجم سے لیکر یورپ و افریقہ تک وسیع کیا۔ نہ صرف یہ کہ عہد فاروقی کی ۲۳ لاکھ مربع کی فتوحات کو ترقی زار بنایا بلکہ اس سے آگے بڑھکر کابل، قندھار، روہوڈس، صقلیہ، شمالی افریقہ، درہ خیبر، بولان، قلات اور ایشیائی ممالک کے دروازوں پر آکر دستک دی۔

جماعت صحابہ میں وہ مظلوم ہستی ہیں جن کی خوبیوں اور ذاتی محاسن و کمالات کو نہ صرف نظر انداز کیا گیا بلکہ ان کو چھپانے کی بے حد کوشش کی گئی آپ پر جھوٹے الزامات لگائے گئے۔ اور ایسی باتیں گھڑی گئیں اور ان کو پھیلا گیا جن کا کسی عام صحابی سے تو درکنار کسی شریف آدمی میں بھی پایا جانا مشکل ہے۔ سبائیوں اور رافضیوں کی طرف سے حضرت معاویہ کے خلاف شدومد کے ساتھ پروپیگنڈے کا طوفان کھڑا کیا گیا۔ تاکہ آپ کا وہ حسین کردار نظروں سے اوجھل ہو جائے۔ جو آنحضرت ﷺ کے فیضِ صحبت نے پیدا کیا تھا۔ آج حضرت امیر معاویہ کو جنگ صفین کے قائد کی حیثیت سے پیش کیا جاتا ہے جو حضرت علی کے مقابلے کے لئے آئے تھے۔ ایک اختلاف کو سامنے رکھ کر حضرت امیر معاویہ کی تمام فتوحات کو بھلا دیا جاتا ہے۔

ناقدین کو وہ معاویہ یاد ہے جن کا اختلاف حضرت علی سے ہوا تھا مگر وہ معاویہ یاد نہیں جس نے اپنے بیس سالہ عہدِ گورنری اور ۱۹ سالہ عہدِ خلافت راشدہ میں اسلام کے لئے فتوحات کا ایسا ریکارڈ قائم کیا جس کی نظیر نہیں ملتی۔ وہ معاویہ یاد نہیں جو قصاصِ مظلوم عثمان کا مدعی تھا، جو حسنین کریمین پر مہربان تھا جس کے

بقیہ ص ۳۷ پر دیکھیں